دار الافتاء جامعہ طٰہٰ

کتاب: الاذکار والادعیہ	باب: مایتعلق بالتمائم	عنوان: علم الاعداد کا ثبوت
فتوی نمبر: 868	تاریخ: 27:09:2017	نوعیت: بحسب الترتیب
مستفتی: احمد سعید	مجیب: مفتی حماد فضل	تصدیق وتصحیح: مفتی زکریا جامعہ اشرفیہ لاہور

سوال:۔ یہ ہے کہ علم الاعداد کی اسلام میں کیا حیثیت ہے؟ کیا یہ باقاعدہ سیکھنے والا علم ہے؟ اور جیسا اکثر پڑھا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو علم الاعداد پر دسترس حاصل تھی تو کیا یہ بات valid ہے؟؟ اور اگر اس حوالے سے کوئی حدیث مل جائے تو اور بھی اچھا ہو۔

الجواب باسم ملهم الصواب حامدا ومصليا

علم الاعداد ایک تخمینی علم ہے جس کا کوئی اعتبار نہیں۔ غیب کا علم صرف اللہ کے پاس ہے۔ یہ محض ظنی اور احتمالی چیز ہے۔ جس کی شریعت میں تعلیم نہیں دی گئی۔ اس کا سیکھنا درست نہیں کیونکہ اس کا سیکھنے والا عموماً علم جفر یا علم نجوم کی طرف چل پڑتا ہے جو کہ ناجائز علوم ہیں۔ علم الاعداد میں اعداد کو موثر سمجھنا شرک ہے۔ ان اعداد کو انسان کے مستقبل کے حوالے سے بتلانے والا سمجھنا بھی درست نہیں۔ علم الاعداد کے سیکھنے سے پرہیز کرنا چاہئے۔

نیز اس علم کی نسبت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف درست نہیں۔ اللہ کے نبی علیہ الصلوۃ والسلام اور ان کے پیارے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے یہ علم منقول نہیں۔ مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ آپ کو کیا اسرار اللہ کے نبی علیہ السلام نے سکھلائے تو وہ غصہ میں آگئے اور فرمایا کہ نبی علیہ السلام نے ایسی کوئی راز کی بات نہیں سکھائی جو لوگوں سے چھپاو۔ سوائے چار کلمات کے کہ اللہ اس پر لعنت کرتا ہے جو اپنے والد پر لعنت کرے۔ اللہ لعنت کرتا ہے اس پر جو غیر اللہ کے لئے ذبح کرے اللہ لعنت کرتا ہے اس پر جو کسی بدعتی کو پناہ دے۔

أما علي فقد صح عنه أنه قيل له: هل خصكم رسول الله صلى الله عليه وسلم بشيء؟ فقال: ما خصنا بشيء لم يعم به الناس كافة إلا ما كان في قراب سيفي هذا، فأخرج صحيفة مكتوب فيها: لعن الله من ذبح لغير الله، ولعن الله من سرق منار الأرض، ولعن الله من لعن والده، ولعن الله من آوى محدثا. رواه أحمد والبخاري في الأدب المفرد، وصححه الألباني والأرناؤوط. وفي رواية لمسلم أنه قال له رجل: ما كان النبي يسر إليك؟ فغضب وقال: ما كان النبي صلى الله عليه وسلم يسر إلي شيئا يكتمه الناس غير أنه حدثني بكلمات أربع، فقال: ما هي يا أمير المؤمنين؟ فقال: لعن الله من لعن والده، ولعن الله من ذبح لغير الله، ولعن الله من آوى محدثا، ولعن الله من غير منار الأرض۔

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ محمد حماد فضل

نائب مفتی دارالافتاء جامعہ طٰہٰ

الجواب صحیح

مفتی زکریا مفتی جامعہ اشرفیہ لاہور

27 ستمبر 2017

فتوی نمبر ۸۶۸

جامعہ طٰہٰ

دار الافتاء الجامعة الأشرفية